اوجھڑی کی کرامت



از قلم

عمدۃ المفسرین استاذ العلماء فیض ملت

حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری

تصحیح از

فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد امیر احمد نوری نقشبندی

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد
بہاول پور

اویسی بک سٹال
جامع مسجد محمد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک پیپلز کالونی گوجرانوالہ
0333-8173630

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علٰی رسولہ الکریم

پیش لفظ

ایک عرصہ سے اوجھڑی کی کراہت پر زوروں سے بحث چلی آرہی ہے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ انڈیا میں بھی اس کی کراہت تحریم و تنزیہ میں نزاع ہے۔ فقیر نے دونوں حضرات کے مؤقف و دلائل دیکھے۔ شرعی حیثیت سے فیصلہ عرض کر کے نام "اوجھڑی کی کراہت" رکھا۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم و صلی اللّٰہ تعالیٰ علٰی حبیبہ الروف الرحیم و علٰی آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین.

نوٹ: یہ سخت نام اس لئے ہے کہ اس کی کراہت کے باوجود تحریم و تنزیہ کا سہارا لے کر اسے **حلت** کی سند پر بٹھایا جارہا ہے۔ تاکہ اِسے جیسے خسیس طبیعت کے لوگ مادر شیر سے بڑھ کر ہپ ہپ کر کے کھاتے ہیں اب اسے **نفیس** طبیعت کے بھی اپنے دسترخوانوں پر نمایاں حیثیت سے نوازتے ہیں۔ (**لا حول ولا قوۃ الا باللہ**) اس لئے سخت نام رکھ کر نفیس طبائع کو خسیس طبائع سے بچانے کا عزم ہے۔ خدا کرے فقیر کی یہ سعی منظور ہو۔

فقط

الفقیر القادری محمد فیض احمد اویسی رضوی

اوجھڑی کی کراہت

عمدۃ المفسرین استاذ العلماء فیض ملت

حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری

تصحیح از

فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد امیر احمد نوری نقشبندی

زیر انتظام

قاری محمد احمد رضا اویسی قادری محمد اویس رضا اویسی

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاول پور

نام کتاب	اوجھڑی کی کراہت
از قلم	حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری
تصحیح از	فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد امیر احمد نوری نقشبندی
زیر انتظام	قاری محمد احمد رضا اویسی قادری محمد اویس رضا اویسی
با اجازت	حضرت صاحبزادہ مولانا عطاء الرسول اویسی صاحب
با اہتمام	شیخ محمد سرور اویسی
تعداد	1000
سن اشاعت	3 مئی 2009ء
صفحات	48
ہدیہ	25 روپے

ملنے کے پتے

اویسی بک سٹال گوجرانوالہ 0333-8173630
مکتبہ فیضان مدینہ گھکڑ / مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں
رضا بک شاپ گجرات / مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ
مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام سرکلر روڈ گوجرانوالہ
مکتبہ فیضانِ مدینہ سرائے عالمگیر، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر
مکتبہ فیضانِ اولیاء کامونکی

مقدمہ

﴿۱﴾ اوجھڑی ہندی لفظ ہے۔اوجھ اور اوجھڑی دونوں طرح سے کہا جاتا ہے۔مذکر بھی ہے اور مؤنث بھی ۔ چوپایوں (جانوروں) کا معدہ (پیٹ)۔یعنی جہاں جانور کے پیٹ میں اس کی زندگی بھر کا گوبر (گندگی) جمع ہوتی رہے۔(اردو ڈکشنری)

﴿۲﴾ اوجھڑی خبائث میں سے ہے، خبیث کی جمع یعنی ہر وہ شے جو طبیعت کو ناگوار ہو اس سے طبع گھن کرے۔وہ شے اگرچہ فی نفسہ حلال بھی ہو تب بھی طبع اس کے استعمال سے نہ صرف گھبرائے بلکہ طبیعت پر زور دے کر عمل میں لائے۔جیسے ناک سے نکلنے والا گاڑھا گندا پانی۔

﴿۲﴾ ایک پیالہ، گلاس یا کوئی برتن ایک آدمی اس میں روزانہ ٹٹی یا پیشاب کرے اسے اگرچہ پاک بھی کر دیا تب بھی طبیعت اس برتن میں کھانا پینا گوارہ نہ کرے،گی۔اوجھڑی بھی گندگی کا برتن ہے، اسے خوب دھویا، صاف کیا جاتا ہے۔پھر فقہاء نے اسے حلال نہیں مکروہ فرمایا ہے اور کراہت والی شے کا استعمال بوجہ ضرورت کے ہوتا ہے نہ کہ ہر وقت کا عمل۔اوجھڑی ہر وقت عمل میں کیوں؟ صرف اس لئے کہ یہ نمکین اور من بھاتی بوٹی ہے۔

﴿۴﴾ عرصہ سے شے کا استعمال جواز پیدا نہیں کر دیتا غلط اور خراب بالآخر غلط اور خراب ہے۔خراب اور گندہ برتن لاعلمی میں استعمال ہوتا رہے معلوم ہو جانے کے بعد نفیس طبائع گھن کرے گی۔

﴿۵﴾ علماء کرام کا عدم انتباہ بھی جواز نہیں بنا دیتا۔ممکن ہے انہوں نے چشم پوشی فرمائی

ہو کہ اوجھڑی حرام مطلق تو ہے نہیں مکروہ چاہئے سے عموماً چشم پوشی ہوتی رہتی ہے۔

﴿٦﴾ مسلمانوں میں بعض غلط مسائل رائج ہو کر اس طرح عام ہو جاتے ہیں کہ عوام تو عوام بعض خواص بھی اسے غلط ماننے کو تیار نہیں ہوتے مثلاً خطبہ کی اذان مسجد کے اندر منبر سے قریب دو تین ہاتھ کے فاصلے پر کہنا خلاف سنت اور بدعت سئیہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دور میں خطبہ کی اذان خارج مسجد دروازہ پر ہی ہوا کرتی تھی۔ مگر بعض مسلمان اسے خلاف سنت اور بدعت سئیہ ماننے کو تیار نہیں۔

﴿٧﴾ بعض شہروں میں جنازہ کی نماز داخل مسجد رائج ہے۔ جس کا ناجائز مکروہ تحریمی ہونا تمام کتب فقہ میں مذکور ہے۔ مگر مسجدوں کے امام خارج مسجد نکل کر جنازہ پڑھانے کو تیار نہیں۔

﴿٨﴾ اقامت کھڑے ہو کر سننا مکروہ ہے۔ عرصہ سے لوگ کھڑے ہو کر سنتے چلے آئے ہیں۔ حالانکہ احادیث مبارکہ کے علاوہ فقہائے کرام نے کراہت کی تصریح فرمائی، متون سے لے کر شرح اور فتاویٰ کی چھوٹی اور ضخیم کتب اور مفتی بہ اقوال تک۔ لیکن تا حال غیر مقلدین اور دیو بندیوں نے بالکل تسلیم نہ کیا۔ اہلسنت میں تا حال بہت سے حضرات عملاً اکثر اور قولاً قلیل۔

﴿٩﴾ مسجد میں عمامہ کھڑے ہو کر باندھنا مستحب ہے۔ لیکن بعض علاقوں میں باہر اور مسجد میں بیٹھ کر عمامہ باندھنے پر زور دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس عمل کرنے والوں کی مذمت کی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بھی ایک غلط رواج عرصے سے ہے۔

﴿۱۰﴾ بعض علماء اس عمل کے ارتکاب میں مجبور ہوتے ہیں۔ وہ فقہاء کے اقوال تحریم و تنزیہ سے فائدہ اٹھائے ہوئے غیر مفتی بہ اقوال نقل کر دیتے ہیں جیسے نابالغ لڑکے کی امامت۔ اس میں غیر مفتی بہ اقوال سینکڑوں مل جاتے ہیں اسی کا سہارا لے کر بعض مفتیوں نے جواز کا فتویٰ دیا۔ حالانکہ یہ فتویٰ تمام اہل فتاویٰ نے ٹھکرا دیا۔ فقیر نے اس پر ایک مستقل رسالہ لکھا "غیر بالغ امام کے پیچھے نماز کا حکم" (مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ) الحمد للہ اہل فتاویٰ کے متفقہ فیصلہ سے وہ غلط فتوی دم توڑ گیا۔ ایسے کالے خضاب کو آج کل اکثر علماء کرام پیراء (پیر کی جمع اویسی کی خودساختہ اصطلاح) عظام مشرف فرماتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے) اور سہارا ڈھونڈتے ہوئے اسے کراہت تحریم سے نکال کر کراہت تنزیہ میں لے آئے ہیں۔

چونکہ "اوجھڑی" ایک لذیذ، نمکین اور چسیلی بوٹی ہے۔ اور ہمارے اکثر علماء کرام بھی دہن و کام اور حلقوم کے اندرون کو اس سے مشرف ہونے کا موقع بخشتے ہیں۔ اسی لئے اس کی تحریم کے چشم پوشی فرما کر اسے مکروہ تنزیہ میں لانے کی کوشش فرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں کہ خواتین کی من بھاتی غذا ہے۔ اس لئے ضروری ہو گیا کہ کسی طرح اوجھڑی غریب کو مکروہ تحریم کے سیاہ دھبہ سے بچا کر کم از کم مکروہ تنزیہ میں لایا جائے۔ پھر آگے جہالت کے زور سے حلت کی سند پر خود بخود رونق افروز ہو جائے گی۔ چنانچہ ایک مفتی صاحب کی محنت ملاحظہ ہو۔ وہ فقیر کو سوال و جواب کے عنوان سے مخاطب ہیں۔ وہ فتویٰ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: حلال جانور کی اوجھڑی کھانا کیسا ہے مکروہ ہے یا نہیں اگر مکروہ ہے تو مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی ہے؟ مفصل بیان فرمائیں۔ مندرجہ ذیل عبارات پر بھی غور فرمائیں۔

(۱) فتاویٰ مولانا عبدالحی کتاب الحظر والاباحۃ میں اوجھڑی کھانا مکروہ لکھا ہے۔ پھر باب ما یحل اکل وما لا تحل میں اوجھڑی کھانا حلال لکھا ہے۔

(۲) فتاویٰ فقہ صفحہ ۲۵۴ میں لکھا ہے اوجھڑی حلال مال کی کھانا جائز ہے۔ حوالہ مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی کا لکھا ہے۔ اوجھڑی جانور حلال است وایضاً اوجھڑی کھانا مکروہ ہے۔ فالمراد منه الکراهته التنزیهته من المباح کمالا یخفیٰ۔

(۳) فتاوی ج۔ص ۱۴۴ ثانی مخدوم عبدالواحد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ میں تحریر ہے در تحفہ الفقہ درج است کہ خوردن اوجھڑی حرام است باعتبار ایں روایت خوردن آں حلال است یانہ یا کراہت تحریم ویا تنزیہ بینوا توجروا۔

جواب: الظاهر ان اکل الکرش قد اعتاد اکله النساء التی قل لبنها من غیر نکیر کما لا یخفیٰ قال فی فاکهته البستانی ودر شکنبہ دو روایت است کذا فی فتاویٰ بزازیہ نقلاعن الصلواۃ المسعودیہ در یک روایت مکروہ است ودر یک روایت نے۔ اما کراہت بداں سبب کہ فی محل نجاست میباشد وو ہیچ پیغمبرو ے رانخوردہ است۔ وانت خبیر بانه لم یتعرض لهذا لکراهته فی المتون ولا فی الشروح فالظاهر ترجیح روایة عدم الکراهة ویؤده مافی الحمادیته وجمیع ماکان فی المذبوح الماکول ماکره النبی صلی الله علیه وآله وسلم وهو سبعة اشیاء من الشاة المذبوحة والحرام منها واحد وهو الدم المسفوح والباقی من السبعة مکروه ماسوی ذالک فهو مباح علیٰ اصلاح

لان الاصل فی الاشیاء اباحتها انتھیٰ. واما التورع والاحتیاط ورعایتہ متابعۃ الانبیاء علیھم السلام فیھدہ سیما عند اختلاف الروایتہ فان الاخذ بالاحتیاط اولی کما لایخفی واللہ الموفق للسداد واما ما نقل من التحفہ بان اکل الکرش حرام فیردہ بطریق الاشارۃ مافی الھدایتہ لو حلف لا یاکل لحما فاکل السمک لا یحنث وان اکل لحم التحفہ انسان یحنث لانہ لحم حقیقی لانہ حرام والیمین قدیقفُ لمنع من الحرام کذا اذا اکل کبدا او کرشا لانہ لحم علی الحقیقتہ لان نحوہ من اللحم ویُستعمل استعمال اللحم انتھیٰ. فان التصریح بحرمتہ کلحم الاول بعد اشتراک الاربعتہ فی کونھا لحما حقیقیا والسکوت عن التصریح بحرمتہ الاخیرین دلیل علی علامہ الحرمۃ کیف وقد قرن الکرش بالکبد الذی لیس ھو بمکروہ ولا حرام وصرح استعمال اللحم کا لاکل مطبوحا ومشویا فیکون حلا لأکالکبر کما لا یخفیٰ.

(۴) فتاویٰ رشیدیہ میں ہے اوجھڑی کھانا درست ہے۔ ص ۲۴۶

سربستہ راز

اس کی حلت کا فتویٰ دیوبندیوں کے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے دیا ہے۔ تبھی تو جھگڑا زوروں پر ہے۔ یہ انہیں دوسرے مسائل مختلفہ (حاضروناظر، علم غیب، عرس، گیارہویں شریف، میلادوغیرہ) میں سے ایک یہ بھی ہے۔ لیکن عوام بے چارے اندرونی سازش کو کیا جانیں۔ افسوس قصور اہلسنت کے علماء کا ہے جو دیوبند کے ستونوں کے بلاتحقیق اقوال کی تائید میں لمبے چوڑے دلائل دینے شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح سے وہ نادانستہ بدمذہبی کی تائید کر رہے ہیں۔ تو یوں سمجھیے کہ اوجھڑی کی کراہت، تحریم وتنزیہ کا مسئلہ نہیں بلکہ دیوبندی بریلوی جھگڑا ہے۔

کپورے حلال

جہاں مولوی رشید احمد گنگوہی نے اوجھڑی کو حلال لکھا وہاں کپورے کو بھی حلال لکھا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اوجھڑی کو تو ہپ ہپ کر کے کھاتے ہو اور کپورے۔۔۔۔ایک ہی فتویٰ ہے لیکن ایک حلال طیب اور دوسرے سے نفرت و ناگواری اور کراہت۔صرف اس لئے کہ اوجھڑی نمکین اور چسیلی رسیلی ہے اور کپورے غریب کچھ اس طرح کے حسن و کمال سے محروم ہیں۔

نوٹ: اوپر کے فتاویٰ غیر معتبر ہیں مثلاً فتاویٰ عبدالحی متفقہ فیصلہ (دیوبندی، بریلوی) غیر مستند ہے۔اور دوسرے فتاویٰ کے اقوال غیر مفتی بہا ہیں۔(تفصیل انشاء اللہ آئیگی)

ظالم مفتی

دور حاظرہ میں ایسے ظالم بھی مفتی بن بیٹھے ہیں جو محض اپنی بات کو سچا کر دکھلانے کیلئے غیر مفتی بہ اقوال یا کسی مرجوح قول یا پھر عربی عبارت لے کر اپنی مرضی کا مطلب بلکہ ترجمہ تک بدل دیتے ہیں۔اس کا صرف ایک نمونہ حاضر ہے۔عنوان جمایا ہے۔

کیا سبز پگڑی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سنت ہے یا کہ نہ؟

قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یَتبعُ الدَّجالَ مِنْ اُمَّتِی سَبعُوْنَ الفًا عَلَیهِمُ السِّیجَان. (الحدیث)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری اُمت کے ستر ہزار انسان دجال کی فرمانبرداری کریں گے ان کے سروں پر "سیجان" پڑے ہوں گے۔(مشکواۃ شریف ص ۴۷۷) جیسا کہ صاحب مشکواۃ کے معنی حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ سیجان جمع ہے۔بمعنی الطیلسان الاخضر (سبز چادر) اور لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں ہے۔السِّیجَان

جمع ساج الطیلسان الاخضر (ج ۲ ص ۳۰۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سبز پگڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع فرمانوں کی نہیں بلکہ دجال کے تابع فرمانوں کی ہے۔

اس لئے فقہائے امت نے سبز پگڑی کو شعار بنانا بدعت قرار دیا ہے۔

(اس کے بعد سبز عمامے کا رد ہے جو سراسر غلط اور بہتان ہے۔ اس کی تفصیل فقیر کے رسالے "العلم الاحمر علی العمامۃ الاخضر")۔ اس فتویٰ کا شائع کنندہ تحریک حق گو) حضر و ضلع اٹک (پاکستان)

نوٹ: اس ظالم مفتی نے دعوت اسلامی کے بغض میں سیجان کو عمامہ (پگڑی) بنا دیا۔ نہ صرف معنی بدلا ہے بلکہ نظریہ بھی بدل دیا ہے۔ جس کیلئے جیتے جی جہنم کا داخلہ حاصل کر لیا ہے۔

سُنی ہوش سنبھال

مذکورہ بالا مضمون سے ثابت ہوا کہ یہ کوئی اسلامی مسئلہ بلکہ فرقہ دیوبند کے قطب عالم گنگوہی کی غلطی کی اشاعت ہے۔ اور دیوبندیوں نے تو زور لگانا ہے کہ ان کے قطب کا پول کھلتا ہے۔ کہ وہ تو اوجھڑی کھانا حلال لکھ رہا ہے۔ لیکن افسوس سنی عوام پر نہیں مولویوں کا ہے، جو نادانستہ یا دانستہ دیوبندیوں کی جھولی میں بیٹھنا چاہتے ہیں۔ ورنہ اہلسنت کے محققین علماء و مشائخ اوجھڑی کو مکروہ تحریمی لکھتے چلے آئے ہیں۔ اسی لئے فقیر سب سے پہلے اپنے علماء و مشائخ کی تصدیق کا عنوان پیش کرتا ہے۔ اس کے بعد شرعی تحقیق اور فقہائے احناف کی تصریحات پھر آخر میں فقہاء کی عبارات مبہمہ کے جوابات عرض کرے گا۔ (انشاء اللہ عزوجل)

باب ﴿1﴾

(۱) امام العلماء تاج الفقہاء مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد محدث بریلوی قدس سرہٗ فتاوی رضویہ ص ۳۲۴ تا ص ۳۲۷ (۲) ملفوظات شریف ج ۴ ص ۲۵ اور مستقل رسالہ تصنیف فرمایا "المنح المليحه فيما نهى عن اجزاء الذبيحه"۔

امام العلماء تاج الفقہاء مجدد دین وملت قدس سرہٗ کی تصریحات کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

(۱) حلال جانور کے سب اجزاء حلال ہیں مگر بعض کہ حرام یا ممنوع مکروہ ہیں۔ وہ بائیس (۲۲) ہیں۔ ان کا کھانا جائز نہیں۔

(۱) خصیہ (۲) فرج یعنی علامت مادہ (۳) ذکر یعنی علامت نر (۴) پاخانہ کا مقام (۵) رگوں کا خون (۶) گوشت کا خون جو کہ بعد ذبح گوشت میں سے نکلتا ہے (۷) دل کا خون (۸) جگر کا خون (۹) طحال کا خون (۱۰) پتہ (۱۱) پت یعنی وہ زرد پانی جو کہ پتہ میں ہوتا ہے (۱۲) مثانہ یعنی پھکنا (۱۳) غدود (۱۴) حرام مغز جس کو عربی میں نخاع الصلب کہتے ہیں (۱۵) گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک کھنچے رہتے ہیں (۱۶) اوجھڑی آنتیں (۱۷) ناک کی رطوبت یہ بھیڑ میں زیادہ ہوتی ہے (۱۸) نطفہ خواہ نر کی منی مادہ میں پائی جائے یا خود اسی جانور کی منی ہو (۱۹) وہ خون جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے (۲۰) گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے خواہ اعضاء بنے ہوں یا نہ بنے ہوں (۲۱) بچہ تام الخلقت یعنی جو جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مر گیا۔ (یہ عبارت فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۸ ص ۳۳۷ مطبوعہ کراچی میں ہے)

ملفوظات اعلی حضرت قدس سرہ حصہ چہارم ص ۳۲۱ پر ہے کہ

عرض :۔ اوجھڑی کھانا کیسا ہے؟ ارشاد :۔ مکروہ ہے۔

نیز اسی ملفوظات حصہ چہارم ص ۳۲۲ پر ہے کہ

عرض :۔ حضور یہ مانا ہوا ہے کہ نجاست محل میں پاک ہے ۔ اور اوجھڑی میں فضلہ ہے وہ بھی نجس نہیں تو پھر کراہت کی کیا وجہ؟

ارشاد :۔ اسی وجہ سے تو مکروہ کہا گیا ۔ اگر نجاست کو نجس مانا جاتا تو اوجھڑی مکروہ نہ ہوتی بلکہ حرام ہو جاتی ۔

مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنت اعلی حضرت شاہ احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں ۔

الجواب :۔ سات چیزیں تو حدیثوں میں شمار کی گئی ہیں ۔ (۱) مرارہ یعنی پتہ (۲) مثانہ یعنی پھکنا (۳) حیاء یعنی فرج (۴) ذکر (۵) انثیین دونوں حصے یعنی کپورے (۶) غدہ (۷) دم یعنی خون مسفوح

اخرج الطبرانی فی العجم الاوسط عن عبداللہ بن عمرو ابن عدی والبیھقی عن عباس رضی اللہ تعالی عنھما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یکرہ من الشاۃ سبعاً المرارۃ وامثانہ والحیاء والذکر والانثیین والغدۃ والدم و کان احب الشاۃ الیہ مقدمھا.

یہ ہمارے امام اعظم قدس سرہٗ نے فرمایا خون تو حرام ہے کہ قرآن عظیم میں اس کی تحریم منصوص اور باقی چیزیں میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ سلیم الطبع لوگ ان سے گھن کرتے ہیں۔

اور انہیں گندی سمجھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ویحرم علیھم الخبئث یعنی یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں پر گندی چیزیں حرام فرمائے گا۔ حاشیہ علامہ طحطاوی میں ہے۔ قال ابو حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما الدم فحرام بالنص واکرہ الباقیة لانھا مما تستخبثھا الا نفس قال اللہ تعالیٰ ویحرم علیھم الخبئث۔ اسی طرح ینابیع میں ہے کما سیاتی اور مختار اور معتمد یہ ہے کہ کراہت سے مراد کراہت تحریمی ہے یہاں تک کہ امام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاشانی قدس سرہ نے بلفظ حرمت تعبیر کی۔ بدائع صنائع پھر عالم گیری میں ہے۔ اما بیان ما یحرم اکلہ من اجزاء الحیوان فسبعة الدمالمسفوح والذکر والانثیان والقبل والغدة والمثانة والمرارة. تنویر الابصار میں ہے کرہ تحریما من الشاة سبع الخ درمختار میں ہے۔ قیل تنزیھا والاول اوجہ ردالمختار وظاھر اطلاق المتون ھو الکراھة اہ مغنی المستفتی عن سوال المفتی میں ہے المکروہ تحریما من الشاة سبع الخ سات تو بہت کتب مذہب متون وشروح وفتاویٰ میں مصرح اور علامہ قاضی بدیع خوازمی صاحب منیۃ الفقہاء وعلامہ شمس الدین محمد قہستانی شارح نقایہ اور علامہ سیدی احمد مصری محشی درمختار وغیرھم علماء نے دو چیزیں اور زیادہ فرمائیں۔

(۸) نخاع الصلب یعنی حرام مغز اس کی کراہت نصاب الاحتساب میں بھی مصرح ہے۔ (۹) گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک ممتد ہوتے ہیں۔ اور فاضلین اخیرین وغیرھما نے تین اور بڑھائیں۔ (۱۰) خون جگر (۱۱) خون طحال (۱۲) خون گوشت یعنی دم مسفوح نکل جانے کے بعد جو خون گوشت میں رہ جاتا ہے۔ بحر المحیط میں ہے۔ الغدة والذکر والانثیان والمثانة والعصبان او لذان فی العنق والمرارة

ودم الکبد یکرہ اہ ملخصاً جامع الرموز میں اس کے بعد ہے۔ وکذا الدم الذی یخرج عن اللحم والکبد والطحال . ذبائح الطحطاوی میں ہے الذکر والانثیان والمثانۃ والعصبان الذان فی العنق والمرارۃ تحل مع الکراھۃ وکذا الام الذی یخرج عن اللحم ولکبد والطحال دون الدم المسفوح احل الکراھۃ تحریمۃ او تنزیھۃ قولان ام. مسائل شتی میں ہے وزید نخاع الصلب۔ اقول باللہ التوفیق وبہ الالوصول الی اوج التحقیق علماء کی ان زیادات سے ظاہر ہوگیا کہ سات میں حصر مقصود نہ تھا۔ بلکہ صرف باتباع نظم حدیث ونص امام ان پر اقتصار واقع ہوا اور علماء زائدین نے بھی قصد استیعاب نہ فرمایا۔ یہ امر اُنہیں عبارات مذکورہ سے ظاہر اور اس پر دوسری دلیل واضح یہ کہ جگر وطحال وگوشت کے خون گنے اور (۱۳) خون قلب چھوڑ گئے۔ حالانکہ وہ قطعاً ان کے مثل ہے یہاں تک کہ عتابیہ وخزانہ وقنیہ وغیر ہا میں اس کی نجاست پر جزم اور اسی طرح امام برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ نے کتاب التجنیس ولمزید میں فرمایا اگرچہ روضۂ ناطفی مراقی الفلاح، درمختار اور ردالمختار وغیر ہا اسفار میں طہارت کو مختار رکھا ۔اور ظاہر ہے کہ نجاست مثبت حرمت ہے۔ اور طہارت مفید حلت نہیں ہے۔ حلیہ میں ہے. فی القنیۃ دم قلب الشاۃ نجس والیہ مال کلام صاحب الھدایۃ فی التجنیس و فی خزانۃ الفتاویٰ دم القلب الشاۃ نجس ودم الکبد والطحال لا۔ رحمانیہ میں ہے فی العتابیۃ دم القلب نجس ودم الکبد والطحال لا ۔ نیز عدم حصر پر ایک اور دلیل قاطع یہ ہے کہ عامہ کتب میں دم مسفوح اور ان کتابوں میں دم لحم وکبد وطحال کو شمار کیا تو اس سے واضح ہوا کہ کلام اعضاء سے اخلاط تک متجاوز ہوا اور بیشک

اخلاط سے۔ (۱۴) مرارہ بھی ہے یعنی زرد پانی کہ پتہ میں ہوتا ہے جسے صفراء کہتے ہیں۔ اور ہمارے علماء کتاب الطہارۃ تصریح فرماتے ہیں کہ اس کا حکم مثل پیشاب کے ہے۔ بلکہ بعض نے تو خون کے ٹھہرایا۔ درمختار میں ہے۔ مرارۃ کل حیوان کبولہ۔ حلیہ میں ہے۔ قیل مرارۃ الشاۃ کالدم قیل کبولها خفیفة عندهما طاهرة عند محمد ۔ بہرحال کھانا اس کا ناجائز ہے۔ کما هوا المذهب فی البول ۔ باوجود اس کے یہاں شمار میں نہ آیا۔ یونہی افلاط سے بلغم ہے کہ جب براہ بینی مندفع ہو جیسے بھیڑ وغیرہ میں مشاہد ہے اسے عربی میں مخاط فارسی میں آب بینی یقیناً ناجائز ہے۔ صرح بہ العقود الدریہ تنقیح الحامدیہ ۔ یہ بھی یہاں غیر مورود ۔ اور منجملہ یہ وضاحت طلب ہے۔ (۱۶) وہ خون جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے۔ منجمد ہو کر علقہ نام رکھا جاتا ہے وہ قطعاً حرام ہے۔ ہنایہ وتبیین الحقائق وردالمختار وغیرہا میں ہے۔ العلقته والمضغته نجسان کالمنی ۔ یہ بھی گنا تو واضح ہوا کہ عامہ کتب میں سبع صرف باتباع حدیث ہے جس طرح کتب کثیرہ میں شاۃ کی قید کما مر عن تنویر الابصار ومفتی المستفتی ومثلہ فی غیرھا. حالانکہ حکم صرف بکری سے خاص نہیں۔ یقیناً سب جانوروں کا یہی حکم ہے۔ حاشیہ طحطاویہ میں ہے۔ "قولہ من الشاۃ ذکر الشاۃ اتفاقی لان الحکم لا یخلف فی غیرھا من الماکولات. " تو جیسے لعکا شاۃ محض باتباع حدیث واقع ہوا اور اس کا مفہوم مراد نہیں یونہی لفظ سبع اور اہل علم پر مستر نہیں کہ استدلال بالفحوی یا اجرائے علت منصوصہ خاصہ مجتہد نہیں۔ کما نص علیہ العلامہ الطحطاوی تبعاً لمن تقدمہ من الاعلام اور یہاں خود صاحب مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشیائے ستہ پر نص فرمایا کہ نباثت

ہے۔

اب فقیر متوکلاً علی اللہ تعالیٰ محل شک نہیں جانتا کہ (۱۷) دبر یعنی پاخانہ کا مقام (۱۸) کرش یعنی اوجھڑی (۱۹) امعاء یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہت میں داخل ہیں بے شک دبر فرج کی طرح کم بھی نہیں۔ فرج اور ذکر اگر گزرگاہ بول ومنی ہے۔ تو دبر گزرگاہ سرگیں ہے۔ مثانہ اگر معدن بول ہے تو شکنبہ وروده مخزن فرث ہیں۔ اب چاہے دلالۃ النص سمجھئے خواہ اجرائے علت منصوصہ۔ الحمد للہ بعداس فقیر نے ینابیع سے تصریح پائی کہ امام قدس سرہٗ نے دبر کی کراہت پر تنصیص فرمائی۔ رحمانیہ میں ہے فی الینابیع کرہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من الشاۃ سبع اشیاء الذکر والانثیین والقبل والدبر والغدۃ والمثانۃ والدم قال ابو حنیفۃ الدم حرام بالنص وستۃ فکرھھا لانھا تکرھھا الطباع اھ اور بیشک (۲۰) وہ گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے جسے مضغۃ کہتے ہیں اجزائے حیوان میں سے ہے اور وہ بھی بلا شبہ حرام عام ازیں کہ مخلقہ ہو یا غیر مخلقہ یعنی ہنوز کلیاں پھوٹی ہوں یا صرف لوتھڑا ہو فقد اسلفنا من الربیعی والشامی انھا نجسۃ ومعلوم ان کل نجس حرام وقد قال فی الھدایۃ فی جنین التام الخلقۃ انہ جزا من اجزاء وحقیقۃ لانہ متصل بھا حتی یفصل بالمقراض اھ قلت ویدل علیہ صحۃ الاستثناء وھو حقیقہ فی الاتصال واذا کان ذالک کذالک فالمضغۃ اولی بالجزئیۃ وھذا یدل علی ان السبع لم تستوعب الاجزاء فضلا عن الاخلاط اخوات الدماء (۲۱) ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بچہ تام الخلقہ بھی کہ من وجہ جزو حیوان ہے تصل بالام یتغذا بغذائھا

ویتنفس بتنفسھا حرام ہے۔ خواہ اس کے پوست پر بال جم آئے ہوں یا نہیں مگر جبکہ زندہ نکلے اور ذبح کرلیں۔ ہدایہ میں من نحر ناقتہ اور ذبح بقرہ فوجدا فی بطنھا اجنئیا میتا لم یو کل اشعر او لم یشعر شامی علقمہ ومضغہ کی نجاست لکھ کر فرماتے ہیں۔ وکذا الوالد اذلم تستھل اھ (۲۲) یوں ہی نطفہ بھی حرام ہے۔ خواہ نر کی منی مادہ کے رحم میں پائی جائے یا خود اس جانور کی منی ہو ردالمختار میں ہے فی البحر والتتارخانیہ ان من کل حیوان نجس اھ اب سات کے سہ گونہ سے بھی عدد بڑھ گیا۔ اور ہنوز زیادات ممکن وہ سات اشیاء حدیث میں آئیں اور پانچ کہ علماء نے بڑھائیں اور دس کہ فقیر نے زیادہ کیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

فرمایا ان بائیس مسائل اور باقی فروع وتفاریع سب کی تفصیل تام وتحقیق تمام فقیر کے رسالے "المنح الملیحہ فیما نھی عن اجزاء الذبیحہ" میں دیکھی جائے۔

(فتاویٰ رضویہ ص ۳۳۴، ۳۳۵۔ ج ۸)

سُنی برادری

عوام اور مشائخ کی اولاد تا حال عقیدہ پر مضبوط ہے کہ

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

لیکن افسوس ان حضرات پر ہے جو کھاتے تو ہیں امام احمد رضا قدس سرہ کے نام پر لیکن نامعلوم کس تصور کو سامنے رکھ کر ان کی تحقیق کے خلاف کچھ کا کچھ کر دیتے ہیں پھر کس منہ سے کہتے ہیں کہ ہم سُنی بریلوی ہیں یاد رکھو کہ تم کتنا ہی بلند پرواز کرو امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ اور نہ ہی آپ کی تحقیق کے خلاف تمہاری دال

گلے گی۔ ہاں چند تمہارے جیسے تمہارے دام تزویر میں ضرور پھنس جائیں گے۔ لیکن وہ بھی تا بکے۔ مرنے کے بعد تم تہارہ جاؤ گے۔ نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے اسی لئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تحقیق او جھڑی مکروہ تحریمی ہے۔ تم اپنی زور آزمائی کرو گے تو فائدہ دیوبندی فرقہ کو ہوگا کیونکہ ان کے قطب گنگوہی کا وہی موقف ہے جو تمہارا ہے۔

ماڈرن مجتہدان

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ، کی تحقیق مخالفین بھی مان گئے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ تسلیم حق ان کے نصیب میں نہ تھا۔ اور بحمدہ تعالیٰ عرب وعجم کے علماء ومشائخ کے علاوہ ہمارے اپنے ملک پاک وہند کے تمام سلاسل طیبہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، اویسیہ کے مشائخ وعلماء نے مجدد برحق تسلیم کیا۔ لیکن افسوس کہ صدی رواں کے اوائل ہی میں سے چند نوخیز ماڈرن مجتہد اعلیٰ حضرت قدس سرہ، کی تحقیق کو کمزور کرنے کی سازش کا شکار ہوئے ہیں یا نادانستہ ہو رہے ہیں۔ ہم دجال ونحن رجال کے جملہ مذموم حرکت کر رہے ہیں۔ جدت کی پٹڑی پر چل کر جادہ حق سے بھٹک رہے ہیں۔ اپنا نام لے کر غیروں کی تحقیق کو امام احمد رضا قدس سرہ، کی تحقیق کے سامنے لا کر اپنا انجام بھی خراب کر رہے ہیں اور سنیت کا شیرازہ بھی بکھیر رہے ہیں۔ اہلسنت مشائخ کرام کی اولاد سے اپیل ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی لاج رکھتے ہوئے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ، کی تحقیق کے خلاف جس کمبخت کو دیکھو اسے دیوار پر مار دو۔ اسی میں تمہاری اور ہماری سب کی بھلائی ہے۔ ورنہ شیرازہ بکھیرنے والوں نے صدی کے اوائل میں ہی اپنی کئی ٹولیاں بنالی ہیں۔ اور بناتے جا رہے ہیں۔ منجملہ ان کی مذموم حرکتوں نے

اوجھڑی کے مستحکم مکروہ تحریمی ومکروہ تنزیہی کا روڑا اُٹھا دیا ہے اس کے جوابات آگے عرض کروں گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ عزوجل)

مفتیءِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

اگرچہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ، کی تحقیق کے بعد کسی کی تحقیق وفتوحات کی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی تبرکاً چند فتاویٰ شامل کرر ہاہوں۔ ممکن ہے ماڈرن مجتہدین کے مقتدین سمجھنے کی کوشش کریں کہ ماڈرن مجتہد کی غلط سازش کا شکار ہوگیا ہے۔ فلہٰذا وہ توڈوبا تم تو نہ ڈوبو سیدنا مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی کے بعد عالم اسلام بالخصوص اہلسنت کے نزدیک مسلم مقتداء تھے۔آپ نے دو مفتیوں کی تحقیق کی تصدیق فرمائی۔

(۱) فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد افضل حسین صاحت (سابق مفتی مرکزی دارالافتاء منظر اسلام بریلوی شریف)

تصدیق قبلہ حضور مفتی اعظم ہند قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ (رحمۃ اللہ علیہ) مرکزی دارالافتاء بریلی شریف۔

نوٹ:۔ اس فتویٰ کی تصدیق ۱۰ شوال المکرّم ۱۳۸۱ھ میں کی گئی اس پر چند دیگر مفتی حضرات کی تصدیقات بھی ہیں۔

(۲) فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی محمد عبدالرحیم صاحب قبلہ مفتی مرکزی دارالافتاء منظر الاسلام بریلوی شریف۔

مع تصدیق حضور مفتی اعظم ہند قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ (رحمۃ اللہ علیہ)

نوٹ:۔ یہ تصدیق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ میں ہوئی۔

اس کے علاوہ دیگر علماء کے فتاویٰ، مولانا محبوب علی لکھنوی اور مولانا شریف الحق رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ بھی ہیں جسے مولانا اعجاز احمد نوری نے جمع کر کے تنظیم الجوہر پاکستان میں شائع کیا ہے۔ صرف ایک فتویٰ پاکستان کی مستند شخصیت کا بھی حاضر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ حضرت علامہ مفتی ابو البرکات

سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ بانی مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

سوال:۔ بکرے کے کپورے حرام ہیں۔ یہ فتویٰ رضوان میں شائع ہوا ہے مگر اس کے متعلق کوئی حدیث شائع کیجئے بعض لوگ حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں (مستری نبی بخش رحیم یار خاں)

جواب:۔ بکرے وغیرہ حیوانات ماکول اللحم (یعنی جن جانوروں کا گوشت کھانا حلال ہے) کے (۱) کپورے اور دم مسفوح (خون جاری) اور نر و مادہ کی شرم گاہ اور غدود اور مثانہ (پھکنا) اور پتہ مکروہ تحریمہ یعنی قریب الحرام ہیں اور خون کی حرمت قطعی ہے۔ بدائع الصنائع میں ہے علامہ ملک العلماء علاء الدین ابو بکر کاسانی حنفی (المتوفی ۵۸۷ھ) فرماتے ہیں۔ فالذی یحرم اکله منه سبعة الدم المسفوح والذکر والانثیان والقبل والغدة والمثانة والمرارة لقوله عز ور جل ویحدلهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث وهذه الامشاء السبعة مما نستخبسته الطباع السلیمة فکانت محرمة۔ اور حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری وغیرہ میں ان چیزوں سے کراہت کی۔ حیث قال کره رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم من

الشاة الذكر والانثين والقبل والغده والمرارة والمثانة والدم فالمراد منه كراهة التحريم الخ ۔اور پنجاب میں یہ وبا عام پائی جاتی ہے۔اکثر جگہ کپورے بے تکلف کھاتے ہیں حالانکہ حرام ہیں اور ستم ظریقی یہ کہ کپورے جس کڑاہی میں تلتے ہیں اسی میں کباب اور ٹکیہ بھی تلتے ہیں۔کپوروں کا عرق جب کباب وغیرہ میں ملا وہ بھی مکروہ و حرام ہو گیا۔مولیٰ کریم حرام خوری سے بچائے۔

نوٹ:۔اگرچہ یہ فتویٰ کپوروں کیلیئے ہے۔اوجھڑی کی تصریح نہیں سائل نے جو کچھ لکھا اسی کو جواب اس قدر لکھا گیا۔لیکن چونکہ کپورے کو حلال کہنے والے وہی ہیں جو اوجھڑی کو حلال کہتے ہیں۔ایک ہی علت ہے اس کی وجہ سے اس میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

لطیفہ: ایک صاحب سید ابولبرکات صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف حلت کی تصریح فرما رہے ہیں۔لیکن یہ انہیں وہم ہے اس لئے کہ سید صاحب کے اکثر فتاویٰ رضوان (ماہنامہ) لاہور شائع ہوتے تھے اس قسم کا فتویٰ رضوان میں شائع نہیں ہوا۔اس صاحب نے اپنے ایک استاد صاحب کی زبانی سنا ہے ممکن ہے ان کے استاد صاحب نے کچھ کہا ہو اور انہوں نے کچھ سنا ہو۔ورنہ حقیقت اس کے برعکس ہو گی اس لئے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ محدث بریلوی کے خلاف کچھ کہنے سننے کے روادار نہ تھے۔

سُنی بریلوی: اوجھڑی کے بارے کتب خانہ امجدیہ مہراج گنج ضلع بستی کی شائع کردہ کتاب "اوجھڑی کا مسئلہ" شائع کیا جس میں ہندوستان بھر کے مفتیانِ عظام کا فتویٰ اوجھڑی کے ناجائز ہونے کے بارے میں شائع کیا گیا ہے۔

باب ﴿۲﴾

اوجھڑی کی کراہت نص قرآنی سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ویحرم علیھم الخبائث (پ۹ الاعراف) یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گندی چیزیں حرام فرمائیں گے۔

استدلال: الخبائث خبیث کی جمع ہے اور خبائث سے مراد وہ ہیں کہ سلیم الطبع لوگ جن سے گھن کریں اور انہیں گندی جانیں۔

(۱) یہی معنی تفاسیر میں ہے مثلاً روح البیان، روح المعانی، بیضاوی، خازن، معالم التنزیل اور مدارک وغیرہ میں ہے۔

(۲) یہی معنی سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ امام اعظم ہمام اقدم سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اما الدم فحرام بالنص واکرہ الباقیۃ لانھا مما تستخبثھا الانفس قال تعالیٰ ویحرم علیھم الخبائث اس سے معلوم ہوا کہ حیوان ماکول اللحم کے بدن میں جو چیزیں مکروہ ہیں ان کا مدار خبائث کی بناء پر ہے۔ (ردالمختار فتاویٰ شامی)

(۳) ملا احمد جیون قدس سرہ فرماتے ہیں مایستخبثہ الدم جس سے گھن کی جائے المنجد میں خبائث کے معنی ہیں ما کانت العرب تستقذروہ ولا تاکلہ جس سے عرب گھن کرتے تھے، اور کھاتے نہ تھے۔

بہرحال دلالۃ النص کے لحاظ سے اوجھڑی خبائث میں سے ہے۔ حرام مطلق نہ سہی قریب بحرام ضرور ہے۔

حدیث شریف:۔ شامی میں ہے. روی الاوزاعی الی ان قال مجاهد قال کره رسول الله صلی لله علیه و آله وسلم من الشاة الذکر والانثیین والقبل والغدة والمرارة والمثانة والدم. زنانہ مردانہ عضو تناسل، خصیہ، غدود، مثانہ، پتہ اور خون۔

فائدہ:۔ عامہ کتب میں انہیں سات پر اکتفاء فرمایا۔ مگر بہت سی کتب میں ان پر اضافہ بھی ہے۔ مثلاً حرام مغز وہ پٹھے جو دونوں شانوں تک کھینچے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ کراہت انہیں سات میں محصر نہیں۔ بلکہ علت کراہت کے پائے جانے کے بعد دوسری چیزیں بھی مکروہ ہوں گی۔ اور ظاہر ہے کہ ان ساتوں چیزوں میں علت کراہت ان کا خبیث ہونا یعنی گھناؤنا ہونا ہے۔ ایسی گھناؤنی ۲۲ چیزیں ہیں جنہیں تفصیل کے ساتھ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے بیان فرمایا ہے۔ انہیں امام احمد رضا محدث قدس سرہ کے فتوے میں فقیر نے عرض کر دیا ہے۔

اوجھڑی

قرآن وحدیث میں اوجھڑی کی تصریح نہیں فقہاء نے مکروہات میں اسے شمار کیا ہے۔ اور مکروہات میں بھی مطلقاً کیا ہے۔ اس سے تحریمی مراد نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔ یہی حربہ تمام بدمذاہب کا بنا رہا ہے۔ اس سے مولوی رشید احمد گنگوہی نے استفادہ فرمایا کہ اوجھڑی حلال فرمادیا۔ اب ہمارے دور کے ماڈرن مجتہدین انہیں (بدمذاہب) کی چال چلنا چاہتے ہیں مثلاً آذان سے پہلے اور بعد صلوۃ سلام کا ذکر قرآن وحدیث میں نہیں فلہٰذا ناجائز ہے۔ جنازہ کے بعد دعا کا ذکر قرآن وحدیث میں نہیں فلہٰذا ناجائز ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ قاعدہ غلط اور بالکل غلط ہے۔ ورنہ اسلام کے دو تہائی سے بھی زائد

مسائلِ شریعہ کو خیر آباد کہنا پڑے گا۔ ہاں قرآن واحادیث کی تصریحات کے احکام اور ہیں اور جو ان پر قیاس کر کے حاصل کئے جائیں انہیں مقیس علیہ کہا جاتا ہے۔ یہ قاعدہ اصولِ اسلام میں سے ہے جسے اکثر بد مذاہب نہیں مانتے۔ لیکن اہلسنت (حنفی، شافعی ، مالکی اور حنبلی مسالک حقہ) کے اکثر مسائل شرعیہ اسی قاعدہ پر مرتب ہیں۔ بد مذاہب لفظاً نہیں مانتے لیکن حقیقت میں ان کے مذہب کی گاڑی بھی اس کے سوا چل ہی نہیں سکتی۔

قاعدہ اسلامیہ

قاعدہ (۱): مقیس علیہ (جس پر قیاس کیا جائے) مقیس (وہ مسئلہ جس کا قیاس کیا گیا) علت جامعہ وہ علت یا سبب دونوں مقیس علیہ اور مقیس دونوں میں ہے۔ جیسے کراہت مثلاً اس قاعدہ پر اوجھڑی کو سمجھیے۔

حدیث شریف میں مثانہ مقیس ہے۔ علت جامعہ خبث ہے حکم کراہت ہے۔ اور اوجھڑی مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں۔ مثانہ اگر معدن بول ہے۔ تو اوجھڑی گندگی کا خزانہ ہے۔ تو جس طرح مثانہ کھانا مکروہ تحریمی ہے ایسے ہی اوجھڑی کھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ کیونکہ دونوں کی علت جامعہ ایک ہے وہ ہے "خبث"۔

قاعدہ (۲): فقہائے کرام کی عبارات اوجھڑی میں مطلق ہیں۔ مکروہ تحریمی و تنزیہی کی تصریح نہیں قاعدہ ہے "المطلق اذا اطلق براد بہ التکال" جب مطلق ہو تو اس سے اس کا ہر فرد مراد ہوتا ہے۔ یہ نسبت تنزیہ کے مکروہ تحریم کا ہر فرد ہے۔

قاعدہ (۳): فقہائے کرام کی عبارات میں کراہت مطلق ہو تو اس سے کراہت تحریم

مراد ہوتی ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۷۷۱ میں ہے۔ ان المکروہ نوعان احدھما ما کرہ تحریما وھو الحمل عنہ اطلاقھم الکراھۃ کما فی زکاۃ (فتح القدیر) مکروہ دو قسم ہے تحریم یہی مراد ہوتی جب وہ مطلق کہیں۔

(۲): یہی اس مجدد اعظم بریلوی قدس سرہ نے فتاویٰ رضویہ جلد سوم باب الجمعہ ص ۷۲۶ میں فرمایا "اور مطلق کراہت غالباً کراہت تحریمی پر محمول ہوتی ہے" شامی جلد ۵ ص ۲۲۱ کراہت تحریمی کے تحت ہے وھی المراد عند الاطلاق کما فی الشامی. اطلاق کے وقت یہی کراہت تحریم مراد ہوتی ہے۔

(۳): یہی امام العلماء مجدد دوراں قدس سرہ' فرماتے ہیں کہ اس میں کلام نہیں کہ فقہاء بارہا کراہت مطلق بولتے اور اس سے خاص مکروہ تنزیہی وتحریمی دونوں مراد لیتے ہیں۔ مگر یہ وہاں ہے کہ ارادہ تحریم سے کوئی صارف ہو مثلاً دلیل سے ثابت یا خارج سے معلوم ہو کہ جسے یہاں مطلق مکروہ کہا مکروہ تحریمی نہیں یا جو افعال یہاں گنے ان میں مکروہ تنزیہی بھی ہیں (کما یفعلونہ فی مکروھات الصلواۃ) جیسا کہ مکروہات نماز میں بیان کرتے ہیں۔ بے قیام دلیل ہمارے مذہب میں اصل وہی ارادہ کراہت تحریم سے تو کراہت پھیرنا محتاج دلیل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۶۸۳ ج ا جامعہ نظامیہ لاہور)

تبصرہ اویسی غفرلہ

فقہائے کرام نے بائیس مکروہات شمار فرمائے ہیں ان میں بعض کے متعلق مکروہ تنزیہی کی تصریح کتب فقہ میں ہے۔ اور بعض کے متعلق تحریم کی تصریح ہے، بعض کے متعلق مطلق ہے۔ بقول "اوجھڑی خور" مجتہدین کے کہ اس کے تحرم کی تصریح نہیں مانا۔ بعض

جگہ تصریح نہ سہی تو اوجھڑی کی کراہت تنزیہ کی دلیل لاؤ اور بفضلہٖ تعالیٰ کراہت تنزیہ کی دلیل کہیں سے نہ ملے گی۔ تو پھر بلا دلیل اوجھڑی خور احباب کی بات ہم کس طرح مانیں

عوام اہل اسلام

فقیر نے واضح دلائل سے ثابت کر دکھلایا کہ اوجھڑی اور آنتیں وغیرہ کھانا مکروہ قریب بحرام ہیں۔ اگر کوئی ان کے جواز کا قائل ہو تو اس پر اتیان برہان لازم کہ البینۃ علی المدعی دلیل مدعی پر ہے۔ اگر کوئی دلیل نہیں اور یقیناً نہیں تو سنیئے کہ مکروہ تحریمی کیا ہے؟ جب ثابت ہو گیا کہ مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تحریمی کا گناہ حرام جیسا ہے۔ درمختار میں ہے کل مکروہ اسی کراہت تحریم حرام اسی کا بحرام فی لقوبۃ بالنار پر مکروہ تحریمی استحقاق جہنم کے سبب ہونے میں حرام کی طرح ہے۔ اسلام کا مسلم قانون ہے کہ حرام قطعی فرض کا مقابل ہے اور مکروہ تحریمی واجب کا مقابل ہے۔ یعنی جس طرح واجب کا کرنا لازم وضروری ہے اس طرح مکروہ تحریمی سے بچنا لازم وضروری ہے۔ حرام کا ایک بار قصداً کرنے والا گنہگار مرتکب کبیرہ وفاسق ہے۔ اور مکروہ تحریمی کا ایک بار کرنے والا گنہگار اور چند بار کرنے والا مرتکب کبیرہ وفاسق ہے۔ اوجھڑی اور آنتوں کے کھانے کو طبعی یعنی مباح کہنے والا قواعد سے بے خبر ہے۔

گندی عادت

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مکروہ ہی تو ہے، حرام تو نہیں۔ ان کے قدم گمراہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد کسی سنت بلکہ وتر کو چھوڑ کر یوں کہیں گے کہ واجب ہی تو ہے، فرض تو نہیں۔ اور ترقی کریں گے۔ تو اوجھڑی آنتوں کے ساتھ لید گوبر کھائیں گے

اور منع کرنے پر کہیں گے حرام ہی تو ہے، کفر تو نہیں ہے۔ کھاتے ہی تو کیا ہوا؟ کھانے کے باوجود بھی تو ہم مسلمان ہیں کافر تو نہیں ہوئے (العیاذ باللہ تعالیٰ)

عموماً آج کل کچھ ایسی گندی عادت عام ہورہی ہے۔

گھناؤنی چیزیں اور مسلمان

ہم بار بار اعلان کرر ہے ہیں کہ اوجھڑی آنتیں گھناؤنی چیزیں جنہیں قرآن مجید نے خبائث سے تعبیر فرمایا ہے۔ لیکن چونکہ قرآن مجید نے الخبائث میں خون کی تصریح فرمائی ہے۔ اسی لئے اس کو بلا تامل حرام کہتے ہیں۔ باقی اشیاء کو بالاشارۃ اور احادیث میں بعض کو صراحتاً مکروہ فرمایا بعض کو اشارہ۔ اس لئے ہر ایک کیلئے علیحدہ علیحدہ حکم ہوا۔ چنانچہ امام اعظم قدس سرہٗ نے فرمایا کہ خون حرام قطعی ہے اور باقی اشیاء کی علت یہ ہے کہ ان سے گھن آتی ہے۔ اور یہ ناپسندیدہ ہیں اور کسی شے کا گھناؤنا ہونا کراہت کا سبب ہے۔ اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر گندی چیزیں حرام کرتے ہیں۔ (ویلمی) بدائع الصنائع آخر کتاب الذبائح میں ہے کہ جو مجاہد سے مروی ہے اس سے مراد مکروہ تحریمی ہے۔ (انتہی) اس عبارت سے ظاہر ہوگیا کہ ہر گندی گھناؤنی چیز مکروہ تحریمی ہے اور ان چیزوں کے مکروہ ہونے کی علت ان کا خبیث گندا گھناؤنا ہونا ہے۔ لہٰذا جو چیزیں بھی ان کی طرح گندی گھناؤنی ہوں گی مکروہ تحریمی ہوں گی۔ غور کیجیے عضو تناسل کیوں خبیث ہے۔ اس وجہ سے کہ یہ نجاست کی گزرگاہ ہے۔ اور اوجھڑی اور آنتیں گزرگاہ ہی نہیں مخزن ہیں۔ مثانہ کیوں خبیث ہے اس لئے کہ یہ مخزن بول ہے۔ تو اوجھڑی اور آنتیں لید کے مخزن ہونے کی وجہ سے ضرور مثانہ کی طرح خبیث

اور ذکر و فرج سے خباثت میں زائد ہونے کی وجہ سے ناجائز و مکروہ تحریمی ہوں گی۔

لطیفہ:۔ ایک مجتہد صاحب فرماتے ہیں کہ اوجھڑی کی مثال گردہ کی سی ہے۔ اور وہ پیشاب کی گزرگاہ ہے اور اسے کھانا جائز ہے۔ اگرچہ کہ کراہت تنزیہی ہے۔ کیا خوب فرمایا کہ گزرگاہ اور رہائش گاہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہی فرق اوجھڑی اور گردہ میں سمجھ لیجئے۔ اُمید ہے سمجھ گئے ہوں گے ورنہ........

پند و نصیحت

اوجھڑی آنتیں گھناؤنی چیزیں ہیں اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت انسان بالخصوص اُمت نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برگزیدہ اشرف واعلیٰ بتایا ہے۔ بلکہ اگلی کتابوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ نشانیاں اور فضیلتیں قرآن مجید میں ارشاد فرمائی ہیں۔ منجملہ ان کے یہ بھی ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر پاکیزہ، ستھری چیزیں حلال فرمائیں گے۔ اور گندی چیزیں حرام فرمائیں گے۔ ظاہر ہے کہ اوجھڑی آنتیں گندی چیزیں ہیں کہ محل نجاست ہیں لہٰذا بدلالۃ النص ثابت ہوا کہ اوجھڑی آنتوں کا کھانا نہیں چاہیے۔ اس لئے کہ برگزیدہ مخلوق ارشاد قرآنی ہے فکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیبا. پارہ ۱۴ الآیۃ ۱۱۴ النحل ترجمہ: تو اللہ کی دی ہوئی روزی حلال پاکیزہ کھاؤ۔ (کنزالایمان)۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو روزی بخشی ہے اس میں صرف حلال ہی پر نظر کافی نہیں بلکہ پاکیزہ بھی ہونا ضروری ہے۔ اوپر ظاہر ہوا کہ اوجھڑی آنتیں پاکیزہ چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ اختلاط نجاست کی بنا پر گندی چیزیں ہیں۔

عقلی دلائل

(۱) اللہ تعالیٰ عزوجل نے جو رزق اپنے بندوں کو عطا فرمایا ہے۔ وہ ارشاد قرآنی سے صاف ظاہر ہے کہ وہ رزق عطا فرمودہ کم از کم ان دوصفات کاملہ سے تو ضرور ہی متصف ہوتا ہے۔ یعنی حلال اور پاکیزہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہاں پر اوجھڑی آنتوں کے کھانے کا جب سوال ہو تو کھانے والے کو سب سے پہلے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اوجھڑی آنتیں مما رزقکم اللہ میں قطعاً داخل ہی نہیں۔ کہ ان کا کھانا اگر حلال ہوتا تو ضرور یہ پاکیزہ بھی ہوتیں۔ اور ہیں یہ گندی۔ لہٰذا اوجھڑی آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے جو رزق اپنے بندوں کو عطا فرمایا ہے وہ طیب تو ضرور ہی ہوتا ہے۔ اور اوجھڑی، آنتیں گندی ہونے کی بنا پر ان پر خبیث صادق آتا ہے۔ کما مر فی یحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث الآیۃ۔ اور خبیث واجب الترک ہے۔ ہر خبیث کا استعمال ناجائز۔ لہٰذا اوجھڑی آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔ **اقول ثانیاً** جانوروں کے اجزاء ماکولات میں اوجھڑی آنتیں اپنی گندگی کی وجہ سے ناقص وعیبی ہیں۔ اور ناقص وعیبی پر بھی خبیث کا اطلاق وارد ہے۔ ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون الآیۃ پارہ ۳ البقرہ (یعنی ناقص وعیبی ہی چیز دینے کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے دو۔) تو ثابت ہوا کہ اوجھڑی آنتوں پر خبیث کا اطلاق درست ہے۔ لہٰذا اوجھڑی آنتیں ممنوع الاستعمال قرار پائیں۔

(۳) کھانے پینے کی چیزوں پر جب کہ حلال وطیب ہوں قبولیت دعا موقوف ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمادیں کہ میں

مستجاب الدعوات ہو جاؤں۔ ارشاد ہوا کہ اے سعد پاک روزی کھاؤ تو مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے۔ قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے کہ بندہ ایک لقمہ حرام کھاتا ہے تو چالیس روز تک دعا قبولیت سے محروم رہتی ہے (انتہی) ناقلاً عن کنز الایمان۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو اوجھڑی آنتیں کھائے گا قبولیت دعا سے محروم رہے گا۔ اس لئے کہ یہ پاکیزہ نہیں بلکہ گندی ہیں لہٰذا اوجھڑی آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔

سوالات و جوابات

سوال:۔ عرصہ دراز سے ہر ملک میں بالخصوص ہندو پاکستان میں اسے کھایا جاتا ہے، آج تک کسی نے منع نہیں کیا۔ بلکہ بہت بڑے ذمہ دار علماء کو کھاتے دیکھا جاتا ہے۔ کیا تم اُن سے بڑے عالم ہو؟

جواب:۔ اسی رسالہ کے ابتداء میں فقیر نے متعدد مثالیں قائم کی ہیں، جنہیں عمل میں لایا جاتا رہا۔ جو آج کل کے دور کے علماء وفضلاء عوام کو مسلم ہے کہ اُن کا ہمارا روکنا یا بعض امور پہلے نہیں ہوتے تھے۔ اب ہونے لگے ہیں تو جو وجوہ میں نے وہاں گنائے یہاں بھی سمجھ لیں۔

علماء وفضلاء کا نہ روکنا

یہ اعتراض بھی بے جا ہے کہ بڑے ذمہ دار علماء اوجھڑی کھاتے ہیں اور کھاتے رہے۔ یہ کوئی دلیل نہیں اس لئے کہ ممکن ہے کہ ان علماء وفضلاء کی نظر میں یہ مسئلہ نہ گذرا ہو یا اس وقت انہیں یاد نہ ہو یا توجہ نہ ہوئی ہو، واقعی بعض علماء فضلاء کیلئے ہم طفل مکتب کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ لیکن جس محقق ومجدد اور امام کی تحقیق ہم پیش کرتے ہیں ان کے سامنے

بعض سابق علماء وفضلاء اور ان کے اکثر معاصرین علماء وفضلاء طفل مکتب کی حیثیت رکھتے تھے۔ جس نے اپنے دور اور سابق ادوار کے سینکڑوں مسائل منقح فرمائے۔ جس کا مخالفین کو بھی اعتراف ہے۔ اور خود ان کیلئے بھی مسئلہ کی تحقیق پر بارہا دشواریاں پیش ہو جاتی تھیں درجنوں واقعات ان کی زندگی میں انہیں پیش آئے۔ اس سے میری مراد امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ ہیں۔ تمام مثالیں قائم کردیں تو بڑا وقت درکار ہے۔ صرف ایک واقعہ کی طرف اشارہ کردوں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے فتویٰ دیا کہ "جمعہ کی آذان ثانی مسجد کے اندر جائز نہیں" تو بعض علماء نے اپنی کسر شان سمجھتے ہوئے اس فتویٰ کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ سرکار اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ نے ان کی تفہیم کی خاطر حدیث وفقہ سے حوالہ جات پیش کرکے خوب واضح فرمادیا کہ پنجگانہ آذان کی طرح اذان خطبہ بھی مسجد کے اندر ناجائز ہے۔ ان علماء کا ہاتھ دلیل فقہی سے خالی تھا۔ ان کے چاہیے تھا کہ سرکار اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ کے فتویٰ کو قبول کرتے، مگر وہ ضد اور ہٹ پر آمادہ ہوگئے۔ اس پر درجنوں رسائل تصنیف ہوئے۔ یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ پر مقدمہ دائر ہوا۔ اس کی تفصیل دیکھیے فقیر کی تصنیف شرح حدائق بخشش۔

سوال:۔ مولوی عبدالحی لکھنوی اور مخدوم عبدالواحد سیوستانی کے فتاویٰ میں اوجھڑی کو حلال لکھا گیا؟

جواب:۔ مولوی عبدالحی لکھنوی کا فتاویٰ خود ان کے معاصرین نے ان کی زندگی میں ٹھکرا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے فتاویٰ سے کوئی فتویٰ نہیں دیا جاسکتا جب تک دوسرے فقہاء اور مفتیوں کے فتاویٰ سے مؤید نہ ہو۔ مخدوم عبدالواحد سیوستانی کے فتاویٰ کی عبارات

سے پہلے درج ہو چکی ہیں۔ ان کے جوابات اوراق سابق میں آ گئے لیکن پھر وضاحت کر دوں۔ مخدوم و مرحوم نے اوجھڑی کی عدم کراہت کی علت حدیث میں سات اشیاء میں عدم ذکر بتائی ہے اور ان کی اس علت کو مان لیا جائے تو بہت سی دیگر اشیاء کھانی پڑیں گی۔ مثلاً حیوان ماکول اللحم میں ذکر ہے۔ فرج یعنی علامت مادہ، غدود، پتہ، مثانہ یعنی پھکنا اور خون کا ناجائز و مکروہ تحریمی ہونا حدیث و فقہ میں صراحتاً مذکور ہے۔ بدائع الصنائع جلد پنجم ص ۶۱ میں ہے عن مجاهد رضی لله تعالیٰ عنه انه قال کره رسول الله صلی لله علیه و آله وسلم من الشاة الذکر و الانثیین و القبل و الغدة و المرارة و المثانة و الدم فالمراد منه کراهة التحریم. اھ اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری ص ۲۵۶ میں ہے۔ ما یحرم اکله من اجزاء الحیوان سبعة الدم المسفوح و الذکر و الانثیان و القبل و الغدة و المثانة و المرارة اھ عامہ کتب میں فقہاءِ کرام نے باتباع حدیث انہیں سات پر اکتفاء فرمایا۔ لیکن بہت سی کتابوں میں ان پر اضافہ بھی ہے۔ مثلاً خون جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے۔ اور منجمد ہونے کے بعد علقہ نام رکھا جاتا ہے اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ اسی طرح گردن کے دو پٹھے اور حرام مغز کا کھانا بھی جائز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ناجائز ہونا انھیں سات میں منحصر نہیں بلکہ ناجائز ہونے کی علت جن چیزوں میں پائی جائے گی وہ چیزیں بھی ناجائز ہوں گی۔

قاعدہ اسلامیہ

مخدوم سیوستانی مرحوم کی علت عدم کراہت کا رد اس قاعدہ سے بھی ہوتا ہے کہ اسلام بالخصوص فقہ کا مسلم قاعدہ ہے کہ علت حرمت و کراہت شے کی جس جنس میں پائی جائے

گی۔ وہ اصل شے کی طرح حکم لیتی جائے گی۔ مثلاً نیند کی حالت میں استرخاء مفاصل (جوڑوں کا ڈھیلا ہونا وضوٹوٹنے) کی علت ہے تو وہ ہر صورت کہ جس میں استرخاء مفاصل کی علت پائی جائے گی، وضوٹوٹنے کا حکم ضرور کیا جائے گا۔ اصول فقہ میں ہے جعل استرخاء المفاصل علة فيتعدى الحكم بهذه العلة الى النوم ومستنداً او متبكئا الى النوم الى شئى لوازيل عنه لسقط و كذلك يتعدى الحكم بهذا العلة الى الاغماء والسكر. نیند کی حالت میں جوڑوں کا ڈھیلا ہونا وضو کے ٹوٹنے کی علت بنایا گیا ہے۔ اس علت سے حکم متعدی ہوگا۔ اس نیند کی طرف جو سہارا لئے ہو یا تکیہ کئے ہوئے ہو ایسی شئے سے کہ اگر ہٹائی جائے تو وہ نیند کرنے والا گر جائے گا۔ یہی علت اغماء و سکر کی طرف متعدی ہوتی ہے۔ تو جیسے نیند کے بعض اقسام کا ذکر حدیث شریف میں ہے اور بعض کا نہیں ایسے ہی سکر و اغماء ان تمام اشیاء کو ناقص وضو اس علت سے بنایا گیا ہے۔ جو نیند ہیں یعنی جوڑوں کا ڈھیلا ہونا ایسے ہی اوجھڑی و دیگر اشیاء کی حرمت یعنی کراہت تحریم سمجھئے۔ مثلاً عضو تناسل و مثانہ وغیرہ کے ناجائز ہونے کی علت ان خبیث ہونا ہے یعنی گندا اور گھناؤنا پن۔ تو وہ ہر دو چیز کہ جس میں خبیث اور گھناؤنا ہونے کی علت پائی جائے گی وہ ضرور ناجائز ہوں گی۔ قال اللہ تعالیٰ ویحرم علیھم الخبائث اور واضح ہے کہ عضو تناسل سے خباثت میں بڑھ کر ہیں کہ وہ صرف گزرگاہ نجاست ہے اور یہ گزرگاہ ہی نہیں بلکہ نجاست کے مخزن ہیں۔ اور اوجھڑی و آنتیں مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں کہ مثانہ اگر پیشاب کی تھیلی ہے تو اوجھڑی اور آنتیں لید و گوبر کا خزانہ ہیں تو اس علت خباثت کے سبب اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔

آخری گزارش

اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا مکروہ تحریمی (قریب بحرام) گناہ ہے۔ فقیر نے اپنی استطاعت پر مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے فیض سے چند سطور لکھی ہیں۔ دیوبندی فرقہ تو پہلے رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ سے اس مکروہ تحریمی کے قائل و عامل ہیں۔ اہلسنت کے بعض نوخیز مفتی صاحبان اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تحقیق سے روگردان ہوکر اپنی مار رہے ہیں۔ ان تمام حضرات سے اپیل ہے کہ اگر واقعی اوجھڑی وغیرہ مکروہ ہے تو آپ حضرات کے فتویٰ سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوں گے۔ ان کا گناہ پہلے تمہارے کھاتے میں لکھا جائے گا۔ اگر تحقیق سمجھ آجائے تو پھر عوام کو سمجھائیں تاکہ وہ مسئلہ کی حقیقت سے آگاہ ہوکر کراہت تحریمی کے ارتکاب سے بچ جائیں۔ اس کا ثواب تاقیامت تمہارے اعمال نامے میں ثبت ہوگا۔

خاتمہ

اوجھڑی کی کراہت تحریمی و تنزیہی اصول فقہ و فتاویٰ سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ امام احمد رضا مجدد اعظم قدس سرہٗ پہ قربان کہ آپ نے اس مسئلہ کو اصول کے رنگوں میں ایسا واضح فرمادیا کہ اسلاف اب زندہ ہوتے تو امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کا قلم چومتے فرمایا کہ ماکول اللحم کی ناقابل اکل اشیاء کل ۲۲ ہیں بہ تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	ماخذ	حکم	علت
۱	دم مسفوح	قرآن مجید	حرام مطلق	جو شے نص سے ثابت ہو وہ علت وحرمت میں اعلیٰ حکم رکھتی ہے۔
۲ تا ۷	پتہ، مثانہ، فرج، ذکر، خصیتین، غدہ	احادیث مبارکہ	مکروہ تحریمی	بقاعدہ امام ابوحنیفہ جو شے قرآن میں نہ ہو وہ مکروہ ہے۔
۸ تا ۹	حرام مغز، گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک ممتد ہوتے ہیں۔	قاضی بدیع وقہستانی و احمد مصری فہیم اللہ	مکروہ تحریمی	بقاعدہ امام ابوحنیفہ بعلۃ خبث
۱۰ تا ۱۲	خون جگر، خون طحال، خون گوشت یعنی دم مسفوح نکل جانے کے بعد جو خون گوشت میں رہ جاتا ہے۔	قہستانی واحمد مصری		بقاعدہ امام ابوحنیفہ بعلۃ خبث

۱۳ تا ۲۲ یہ شمار امام احمد رضا محبؒ بریلوی قدس سرہ نے بڑھائی۔	خون قلب، برہ وزرد پانی جو پتہ میں ہوتا ہے، مخاط آب بنی علقہ وہ خون جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے۔ کرش (اوجھڑی) دبر پاخانے کا مقام، امعاء آنتیں، مضغہ وہ گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے، بچہ تام الخلقہ خواہ اس کے پوست پر بال آئے ہوں یا نہیں، نطفہ خواہ نر کی منی مادہ کے رحم میں پائی جائے یا خود اس جانور کی منی ہو۔

بقلم امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ اس گنتی کے بعد فرماتے ہیں کہ سات کے سہ گونہ سے بھی عدد بڑھ گیا۔ اور ہنوز اور زیادات ممکن وہ سات حدیث میں آئیں اور پانچ چیزیں علماء نے بڑھائیں۔ اور پس فقیر (امام احمد رضا) نے زیادہ کیں۔ ان بائیس مسائل اور باقی فروع وتفاریع سب کی تفصیل تام وتحقیق تمام فقیر (امام احمد رضا) کے رسالہ "المنح المليحه فيما نهى عن اجزاء الذبيحه"۔ میں دیکھی جائے۔ افسوس کہ یہ رسالہ تاطباعت جلد ۸ دستیاب نہیں ہوا۔ خدا کرے دستیاب ہو جائے۔ پھر بھی جہلاء اور ماڈرن مجتہدین تو تسلیم نہ کریں گے البتہ اہل علم کیلئے گوہر علمی ثابت ہوگا۔

قلم اویسی بفیض رضوی

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے اپنی زیادات کو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ضابطہ وعلت جامعہ کو مدنظر رکھ کر بڑھایا ہے۔ فقیر اویسی غفرلہ ان سب کو تو بیان نہیں کرسکتا۔ البتہ اوجھڑی کی کراہت کی تصریح از امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ عرض کرتا ہے۔ آپ نے فخراً فرمایا کہ تصریح فقیر متوکلاً علی اللہ تعالیٰ کوئی شک نہیں جانتا۔ (یہی فخریہ (تحدیث نعمت) کلمہ ہے) کہ دبر، اوجھڑی آنتیں بھی اس حکم کراہت

میں داخل ہیں۔ امام اعظم قدس سرہٗ نے اشیاء ستہ کی علت کراہت پر نص فرمایا کہ خباثت ہے یہ مکروہ تحریمی پر استدلال رضا ہے۔ فتاویٰ ج ۸ ص ۳۲۶ حاشیہ اویسی غفرلہ۔

اس پر دلیل کے طور فرمایا کہ بے شک دبر وفرج وذکر سے اور کرش وامعاء مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں۔ فرج وذکر اگر گزرگاہ بول ومنی ہیں۔ دبر گزرگاہ، سرگین ہے۔ مثانہ اگر معدن بول ہے۔ شکنبہ ورودہ (اوجھڑی) مخزن فرث ہیں۔ اب چاہیے اسے دلالۃ النص سمجھیے۔ خواہ اجزائے علت منصوصہ الخ فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۲۶۔

انتباہ:. جو حضرات بار بار فرما رہے ہیں کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اوجھڑی کو مکروہ تحریمی کہیں نہیں لکھا وہ خصوصیت سے غور فرمائیں کہ امام احمد رضا قدس سرہ نہ صرف کراہت تحریمی فرما رہے ہیں بلکہ ان اشیاء کو کراہت تحریمی میں داخل کر کے امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہٗ کے اصول وضوابط کے مطابق پا کر اس پر فخر فرما رہے ہیں۔ لیکن جن غرباء فی العلم کو امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے فتاویٰ فہمی کی استعداد نہیں وہ مدعی اجتہاد ہیں تو ہمارا ایسے جاہل مجتہدین کو دور سے سلام۔

اسلاف رحمہم اللہ کا حتمی فیصلہ کدھر تھا؟

یہ تو ماڈرن مجتہدین امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی قدر ومنزلت نہیں پہچان رہے ورنہ علامہ محمد اقبال مرحوم جیسے تو آپ کو امام ابو حنیفہ ثانی تسلیم کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ بڑے جید علماء وفضلاء عرب وعجم بلا نکیر کہہ اُٹھے کہ وہ مسائل واحکام فقیہہ جو صدیوں مغلق وغیر منقح لاینحل اور سربستہ راز کی طرح تھے انہیں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے قلم نے سورج سے زیادہ چمکدار بنا دیا۔ تفصیل دیکھیے رسائل

معارف رضا کراچی۔ جس کا یہ مسئلہ بھی منجملہ اپنی غیر منقحات میں سے تھا مثلاً آپ کے معاصرین تک اس پر کوئی فیصلہ نہ کیا جاسکا۔ مولوی عبدالحی لکھنوی کبھی حلال لکھتا ہے کبھی حرام لکھتا ہے۔ ایسے فتاویٰ سیویستانی میں بھی نہ ادھر نہ اُدھر۔ مولوی گنگوہی نے فیصلہ ہی کردیا کہ کھاؤ اور مزے اُڑاو۔ اُن کے پاس نہ کوئی دلیل نہ ضابطہ نہ اصول صرف زبانی کہانی لیکن۔۔۔۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے صرف اسی موضوع پر ضخیم رسالہ لکھ دیا۔ اگرچہ نایاب ہے۔ لیکن فتاویٰ رضویہ میں جتنا لکھا ہے وہ دلائل سے اتنا بھرپور ہے کہ اگر اسے پھیلایا جائے تو ایک ضخیم تصنیف تیار ہوسکتی ہے۔

اوجھڑی خور برادری

جس طرح اوجھڑی کی منقح بحت سے اس کی حرمت تنزیہی کو ترجیح دی ہے۔ کپورے وغیرہ بھی تو یہی علت رکھتے ہیں۔ اسے عمل میں کیوں نہ لایا جاتا۔ گنگوہی صاحب اسے بھی حلال کہہ گئے ہیں۔ جب کہ علت کراہت تحریمی اوجھڑی سے واضح ہے۔ جیسے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تحقیق میں گذرا ہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہوسکتی ہے کہ اوجھڑی مزیدار نمکین ہے اور دوسری چیزیں ایسی نہیں۔ اس کی وجہ فقیر اس لئے عرض کررہا ہے کہ نادان بچہ آب بینی (ناک کی رطوبت) کو چاٹتا ہے۔ اسے جتنا روکا جائے نہیں رکتا اسی لئے کہ وی اسے نمکین محسوس کرتا ہے اسی لئے اسے مزیدار سمجھ کر چاٹتا ہے۔ لیکن جب وہ سمجھ دار ہوجاتا ہے اس سے کراہت طبعی کرتا ہے۔ اسے ہزاروں روپے دے کر آب بینی چاٹنے کا کہو نہیں مانے گا۔ اسی طرح خدا کرے تمہیں بھی دین کی سمجھ آجائے تو تم بھی اوجھڑی کو منہ نہ لگاؤ گے۔ حالانکہ آب بینی (ناک کی رطوبت) کی کراہت اوجھڑی جیسی نہیں لیکن دین کی سمجھ تب آئے گی جب جان جائے گی اور کالی قبر میں بسیرا ہوگا۔

ایک اور وجہ

اوجھڑی ہمہ گیر غذا اس لئے بنی کہ فقہاء کرام سے جواز کی راہ ملتی تھی۔ اگرچہ اسلاف میں بھی بعض اس کی حرمت (حرام) تک فیصلہ کر گئے لیکن عوام اور بعض چشم پوش خواص بھی خاموش رہے۔ ادھر یہ خواتین کی من بھاتی غذا کے علاوہ ان کی ایک بیماری کا بہترین علاج ہے وہ یہ کہ بعض خواتین کو دودھ کی کمی میں اوجھڑی مفید ہوتی ہے۔ خواتین مسائل کی بے خبری سے اپنے علاج کیلئے اوجھڑی کو ہانڈی کی زینت بنایا تو ہانڈی کے امور میں خصوصیت سے مرد و خواتین کے محتاج ہیں۔ اور پھر مفت کا شراب۔۔۔۔۔ والا معاملہ بھی کہ مہنگائی کے دور سے پہلے اوجھڑی آنتیں مفت مل جاتی تھیں۔ اس لئے مرض بڑھتا گیا یہاں تک نہ نوبت بانیجا رسید کہ اب ہزاروں دلائل کی دال نہیں گلتی۔ فقیر آخری گذارش کر کے بحث ختم کرتا ہے۔ وہ یہ کہ اوجھڑی گندگی کا خزانہ رہی۔ اسے اگرچہ کتنا ہی دھویا جائے تب بھی تصور بعد خیال تو آئے گا۔ کہ یہ تھی غلاظت کا مرکز یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور دیگر نفاست پسند حضرات سے اس کی غذائیت ثابت نہیں اور ویسے بھی معزز گھرانے اسے ناپسند کرتے ہیں۔ اور جبکہ تحقیق سے ہم نے ثابت کر دیا کہ اوجھڑی مکروہ تحریمی (قریب بحرام) ہے۔ اسے منہ نہ لگائیں ورنہ کل قیامت میں پچھتائیں گے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْن

هذا آخر ما رقمه قلم

الفقير القادی ابو الصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

٩ ذوالحجہ ١٤١٧ھ بعد صلوٰۃ العشاء

بہاولپور (پاکستان)

﴾قربانی کے بارہ (۱۲) مدنی پھول﴿

(۱) ہر مسلمان مرد وعورت مالک نصاب پر قربانی واجب ہے۔

(۲) عام طور پر یہ رواج ہے کہ پورے گھر کی طرف سے ایک بکرا قربان کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ گھر کے کئی افراد پر صاحب نصاب ہونے کی بنا پر قربانی واجب ہوتی ہے۔ ان سب کی طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے۔ گائے اور اونٹ میں سات (۷) قربانیاں ہو سکتی ہیں۔

(۳) بالغ اولاد یا زوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو ان سے اجازت طلب کرے۔ اگر ان سے اجازت لئے بغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجب ادا نہیں ہوگا۔ نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں ہے۔ مگر کر دینا بہتر ہے اور اجازت بھی ضروری نہیں۔

(۴) قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی مثلاً بجائے قربانی بکرا یا اس کی قیمت صدقہ کر دی جائے یہ نا کافی ہے۔

(۵) قربانی کے جانور کی یہ عمر ہونی چاہیے۔ اونٹ پانچ (۵) سال کا، گائے دو (۲) سال کی، بکرا ایک سال کا اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ (۶) مہینے کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

(۶) قربانی کا جانور بے عیب ہونا ضروری ہے۔ اگر تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی مکروہ ہوگی اور اگر زیادہ ہے تو قربانی نہیں ہوگی۔

(۷) جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے اور اگر پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو اس کی قربانی ناجائز ہے۔

(۸) ایسا پاگل جانور جو چرتا نہ ہو، اتنا کمزور کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہا، اندھا، ایسا کانا جس کا کاناپن ظاہر ہو، ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، ایسا لنگڑا جو خود اپنے پاؤں سے قربان گاہ تک نہ جاسکے، کان یا دم یا چکی ایک تہائی سے زیادہ کٹے ہوئے ہوں، ناک کٹی ہوئی ہو، دانت نہ ہوں، تھن کٹے ہوئے ہوں یا خشک ہوں ان سب کی قربانی ناجائز ہے۔ بکری میں ایک تھن کا خشک ہونا اور گائے بھینس میں دو کا خشک ہونا ناجائز ہونے کیلیئے کافی ہے۔

(۹) بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو۔ اور اگر اچھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو حکم دے وہ ذبح کرے مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقت قربانی وہاں حاضر ہو۔

(۱۰) قربانی کی اور اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلا تو اسے صدقہ کردے اور اسے صرف میں بھی لاسکتا ہے۔ اور مرا ہوا بچہ ہو تو اسے پھینک دے کہ مردار ہے۔ گوشت میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔

(۱۱) دوسرے سے ذبح کرایا اور خود اپنا ہاتھ چھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذبح کیا تو دونوں پر بسم اللہ کہنا واجب ہے۔ ایک نے بھی جان بوجھ کر چھوڑ دی یا یہ خیال کرکے چھوڑ دی کہ دوسرے نے کہہ لی مجھے کہنے کی کیا ضرورت، دونوں صورتوں میں جانور حلال نہ ہوا۔

(۱۲) شرکت میں گائے کی قربانی کی تو گوشت اندازے سے تقسیم نہیں کرسکتے نہ ہی کم و زیادہ ایک دوسرے کو معاف کرسکتے ہیں کہ ایسا کرنا یہاں جائز نہیں۔ لازمی گوشت کو وزن کرکے برابر برابر تقسیم کیا جائے۔

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست کتب

صاحب تصانیف

عمدۃ المفسرین، فیض ملت

حضرت علامہ مفتی **محمد فیض احمد** اویسی مدظلہ

سعادت اہتمام

صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

زیر انتظام

محمد شفاعت رسول اویسی، حافظ محمد وارث محمود اویسی

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور، پنجاب

فون نمبر 062-288137 موبائل نمبر 0300-6843281

نام کتاب	ہدیہ
الف	
ابوین مصطفیٰ	100
امام حسین و یزید	35
امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	70
امام حرم اور ہم	20
المعجزات	30
السوالتعز یر تصویر متعلق	30
الفلاح فی قیام عندحی علی الفلاح	8
الانجلاء فی تطور الاولیاء	20
اوجھڑی کی کراہت	20
آداب رسالت کی قدر و منزلت	12
آمین آہستہ کہنے کا ثبوت	25
آئینہ مودودی	5
آئینہ شیعہ نما	25
آئینہ دیو بند	12
۱۱۲ سوالات کے جوابات بحوالہ میلاد شریف	30
القول الثواب فی ترک مسح علی	10
الجراب	

نام کتاب	ہدیہ
القول الجلی	10
اذان بر قبر	30
اعانت الاحباب یا ایصال الثواب	15
انگوٹھے چومنے کا ثبوت	30
ابواب الصرف مع قوانین صرف	60
القول المقبول فی بنات الرسول	20
اچھی مائیں	50
آٹھ تراویح بدعت ہے	30
آذان وصلاۃ وسلام	20
آرام گاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	20
اولیاء اللہ کے تصرفات	100
ب	
برکات گیارہویں شریف	25
بڑھیا کا بیڑا	30
بہشتی دروازہ	35
بدنگاہی کی تباہی	30
بلی کے خواب میں چھچھڑے	25

نام کتاب	ہدیہ
بوستان سعدی مع اردو حاشیہ	100
بدائع منظوم فارسی مع اردو حاشیہ	25
پ	
پڑھا لکھا اُمی	20
پند نامہ فارسی اردو حاشیہ	30
ت	
تحقیق الاکابر فی قدم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	70
تعویزات وعملیات اویسی	30
تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ	12
تبلیغی جماعت کے کارنامے	15
تحقیق شق القمر	20
تقلید آئمہ رد غیر مقلدین	25
تحفہ نصائح فارسی اُردو حاشیہ	30
تفسیر اویسی جلد اوّل	50
تحقیق حمل الجنازہ	10

نام کتاب	ہدیہ
ج	
جن اور وہابی	25
جن ہی جن جنات کے حالات	160
چ	
چراغاں کا ثبوت	10
ح	
حق مذہب اہلسنت	15
حالات خواجہ اویس وخواجہ عبدالخالق اویسی رحمۃ اللہ علیہما	20
حج کا ساتھی	20
حاضر وناظر کا ثبوت	15
حدیث قرطاس	5
محراب مسجد بدعت ہے	15
خ	
خوابوں کی تعبیر	70
خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	25
خلاصۃ المیراث	20
خطبات اویسیہ جمعہ، عیدین، نکاح	10
ختم شریف مع بخشنے کا طریقہ	2

نام کتاب	ہدیہ
د	
دلوں کا چین، تحقیق حاضر وناظر	160
دیوبندی بریلوی فرق	30
دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم	20
درود وسلام سے چین وآرام	20
دعا بعد نماز جنازہ کا ثبوت	30
دعا کی قبولیت کے مقامات	20
ذ	
ذکر اویس	110
ذکر سیرانی	100
ذکر رسول (اردو نعتیں)	12
ر	
روئیداد مناظرہ	15
رفع یدین	20

نام کتاب	ہدیہ
س	
سیرت سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ	70
سبز عمامہ کا جواز	30
سفرنامہ شام وعراق	150
سیّدزادی کا نکاح غیر سیّد سے	40
سلسلہ اویسیہ کے ثبوت کی تحقیق	15
ش	
شرح درود تاج	20
شاہراہ ہدایت ترجمہ کیمیائے سعادت	330
شہد سے میٹھا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	100
شرح حدیث لولاک	15
شرح حدائق بخشش جلد 1	120
جلد 2 تا جلد 10 فی جلد	160
جلد 13	170
جلد 11، 12 فی جلد	180
شرح ایساغوجی مع اردو قوانین	20
شان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نعتیہ مجموعہ)	15
شفقت مصطفیٰ بر خلقت خدا	10
شب برأت کے فضائل ونوافل	10
شب قدر کے فضائل ونوافل	10

نام کتاب	ہدیہ
ص	
صدائے نوی شرح مثنوی معنوی مولا نا روم	900
صرف اویسی مع قوانین صرف	45
صرف بہائی	12
ع	
عرشیہ سفر معراج شریف	30
علم یعقوب / علم المناظرہ	15
عرس کیا ہے؟	25
غ	
غیر مقلدین کی ننگے سر نماز	10
غیر بالغ امام کے پیچھے نماز کا حکم	12
غوث العباد فی بحث میلاد	15
کیا غوث اعظم وہابی تھے؟	20
غم ٹال وظیفے	70
ف	
فضائل نقشہ نعلین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	15

نام کتاب	ہدیہ
فضائلِ عمامہ	10
فضیلت علم وعلماء	5
فیض النحو خلاصہ نحو	8
فیض القرآن پارہ اوّل	30
فضل الٰہی شرح صرف بہائی	20
فیض رضا شرح کریما	30
فضل المنان عربی تفسیر فی جلد	200
ق	
قیامت کی نشانیاں	300
قل خوانی یا تیجہ	20
قصص الانبیاء	450
قرأت خلف الامام	20
قیامِ تعظیمی	20
قواعد منطق مع اردو شرح	12

نام کتاب	ہدیہ	نام کتاب	ہدیہ
ک		مشکل ترکیبیں	25
کفنی لکھنا	20	معجزہ ردالشمس	25
کریما سعدی اردو حاشیہ	12	مراۃ السالکین شرح مراد العارفین	200
کالج اور لڑکی	70	مدحت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم (سرائیکی نعتیں)	15
گ		مدلل ختم شریف	20
گستاخوں کا برا انجام	100	**ن**	
گلستانِ سعدی اردو حاشیہ	100	ندائے یارسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم	100
ل		نعم الحامی شرح جامی مع ترجمہ اردو	350
لفظ امام کی تحقیق	25	ناسخ منسوخ	30
م		نام حق اردو حاشیہ	12
مردے سنتے ہیں	10	نعت خوانی کا ثبوت	30
مخرج ظا و ضاد	20	نعرہ رسالت بدعت یا نعرہ تکبیر	10
میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عید کیوں؟	30	**و**	
ملک الموت اور حاضر ناظر	10	وہابی دیوبندی کی نشانی	40
موت پر موت	16	**ی**	
میت کی جمعراتیں	20	یزید کے غازی	10
معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم	50	یزیدوں کے برے انجام	30
		یاجوج ماجوج	

صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر فلاحِ دارین حاصل کریں

مدرسہ عربیہ فیضان رسول للبنات بہاولپور
میں

قرآن پاک پڑھنے والے مستحق اور نادار طلبہ اور طالبات کی زکوٰۃ، صدقات، عطیات، فدیہ صیام سے امداد کریں۔ آپ کی دی ہوئی رقم سے اگر کسی بچہ، بچی نے قرآن پاک پڑھ لیا تو آپ کیلئے صدقہ جاریہ کا باعث ہوگا۔ آپ اپنی قبر میں بھی اس کا ثواب پاتے رہیں گے۔ تعمیرات کمرہ جات و تعلیمی ہال جس میں بچے، بچیاں قرآن پاک وحدیث مقدسہ کی تعلیم حاصل کریں گے۔ طلبہ کے علاج معالجہ، لباس کتب و تعمیراتی کام میں حصہ لیجیے۔ ماہانہ یا سالانہ امداد مقرر کریں۔ اپنے لئے اور اپنے والدین اور اپنے بچوں اور عزیز و اقارب کیلئے صدقہ جاریہ کے کاموں میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

ایک یا ایک سے زیادہ طالب علم کی کفالت کا ذمہ لیں شکریہ۔

طلباء و طالبات کیلئے قرآن پاک حفظ و ناظرہ تجوید و قرأت و ترجمہ کی تعلیم شروع ہے اہلیان علاقہ کیلئے فیضان قرآن رحمتِ خداوندی ہے آپ بھی اپنے بچوں کو اس نعمت سے مستفید فرمائیں۔ علم وہ زیور ہے جو دارین کی زینت ہے۔ محنتی قابل ترین اساتذہ وقاریہ صاحبہ تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ والدین اپنی بچیوں کو اپنی نگرانی میں خود پہنچائیں اور خود لے کر جائیں طلباء و طالبات کیلئے علیحدہ علیحدہ کلاسیں ہوتی ہیں۔

مدرسہ عربیہ فیضان رسول للبنات نزد ریلوے اسٹیشن بہاولپور

0300-6843281 0622882294

بانی ادارہ صراطِ مستقیم پاکستان مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

کا اہم اور اچھوتے موضوعات پر لٹریچر

- فہم دین اوّل تا چہارم
- غائبانہ جنازہ جائز نہیں
- مفہوم قرآن بدلنے کی واردات
- محاسن اخلاق
- ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں
- میرے لئے اللہ کافی ہے
- حق چار یار
- جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کرام
- فکر آخرت
- ہاں، ہم سنی ہیں
- سرکار غوث اعظم اور آپکا آستانہ
- ایک نومسلم کے سوالات کے جوابات
- شانِ رسالت سمجھنے کا ایمانی طریق
- توحید و شرک
- ہم اہلسنت وجماعت ہیں
- تحفظ ناموسِ رسالت ایک فرض ایک قرض
- چٹاگانگ میں چند روز
- تحفظ حدود اللہ اور ترمیمی بل
- ایصال ثواب اور گیارھویں شریف کی شرعی حیثیت
- فقہ حنفی سنت نبوی کے آئینے میں
- دختران اسلام کے لیے آئیڈل کردار
- افزائش نور
- جادو کی مذمت
- اصلاح اور اُس کا اجر
- نورانیت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیوں
- شانِ ولایت قرآن وحدیث کی روشنی میں
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علمی ذوق
- امام اعظم رضی اللہ عنہ بحیثیت بانی فقہ
- محبت ولی کی شرعی حیثیت
- صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں
- فقہ حنفی پر چند اعتراضات کے جوابات
- ربط ملت اور اہلسنت کی ذمہ داریاں
- خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام
- فحش گانوں کا عذاب
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
- ترک تقلید کی تباہ کاریاں
- اسلام کو درپیش چیلنجز کا ادراک اور اُن کا حل
- صراط مستقیم کی روشنی
- مقتدی فاتحہ کیوں پڑھے
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مبشر
- منصب نبوت اور عقیدہ مومن
- محبت الٰہی اور اسکی چاشنی
- فہم زکوٰۃ
- حل مشکلات اور عقیدہ صحابہ
- توحید باری تعالیٰ
- قربانی صرف تین دن جائز ہے معہ قربانی کے جانور
- فتح حق کے علمبرداروں کی
- نماز تراویح 20 رکعت سنت ہے
- قرآنی آیات کے حیرت انگیز اثرات
- ظہور امام مہدی مع حضرت عیسیٰ علیہ اسلام اور قادیانی
- مناظرہ دعا بعد جنازہ

عمدة المفسرین استاذ العلماء فیض ملت حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری

کی تصانیف

شہد سے میٹھا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ندائے یارسول صلی اللہ علیہ وسلم

صدائے نوی شرح مثنوی مولانا روم

شرح حدائق بخشش

ذکر اویس

ذکر سیرانی

میلاد النبی عید کیوں

سیّد زادی کا نکاح غیر سیّد سے

فیوض الرحمان ترجمہ اردو تفسیر روح البیان مکمل 30 پارے

نعیم الحانی شرح اردو شرح جامی

کالج اور لڑکی

غم ٹال وظیفے

دلوں کا چین

ابوین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حاضر و ناظر کا ثبوت

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ملنے کا پتہ